سوال

(23) سالم قربانی کرنے والوں اور قربانی میں شریک ہونے والوں کو اتنباہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سالم قربانی کرنے والوں اور قربانی میں شریک ہونے والوں کو اتنباہ۔ مولنا عبد القادر صاحب عارف حصاری

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرات اہل اسلام! اب ماہ ذوالحجہ قریب آرہا ہے۔ اس کے ابتدائی عشرے کی بڑی فضیلت اور بزرگی ہے جن کی سورہ فجر میں اللہ نے قسم کھائی ہے۔ یہ دس ایام دیگر مہینوں کے دس دنوں سے بہت زیادہ درجہ اور فضیلت رکھتے ہیں۔ ان دنوں میں ذکر الہیٰ تہلیل تکبیر تحمید نہایت کثرت سے کرنے کا حکم ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام ان دنوں میں بازاروں میں جاتے تو تکبریں کہتے۔ جن کی تکبیریں سنکر دیگر لوگ بھی تکبیریں کہتے۔ اعمال صالحہ کا درجہ ان دنوں میں جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ فائق اور اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ ان دنوں کے ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر درجہ رکھتا ہے۔ اور ان دنوں کی راتوں کا قیام شب قدر کے قیام کا ثواب رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نوذولحجہ کو یوم عرفہ کا روزہ رکھتے اور فرماتے تھے۔ کہ اس دن کے روزے سے دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ پھر ان کے بعد قربانی کا سلسلہ دس تاریخ ذوالحجہ کو شروع ہوتا ہے۔ سب دنوں سے یوم النحر کی بڑی فضیلت ہے۔ کہ یہ دن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس دن کے بعد دوسرے ایام 11۔12۔13 ذولحجہ کی فضیلت ہے۔ ان کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ ان میں روزہ رکھنا منع ہے۔ کہ یہ ایام اکل وشرب کے ہیں۔ ان میں قربانیاں زبح کی جاتی ہیں۔ جس طرح اول وقت نماز افضل ہے۔ اس طرح دسویں تاریخ کو قربانیاں زبح کرنا افضل ہے۔ اکثر اور اغلب عمل قربانی کی وجہ سے اس کا نام یوم النحر ہے اس دن سب اعمال سے زیادہ موجب ثواب اور اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب اعلیٰ اور عمدہ اور بے عیب جانور کا خون بہانا ہے۔ اور سب جانوروں میں اللہ تعالیٰ کو دنبہ سفید رنگ اور سینگ دار اور خوبصورت موٹی آنکھوں والا زیادہ پیارا ہے۔ کہ یہ اوصاف اس دنبے کے تھے۔ جو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے دسویں تاریخ کو زبح کیا تھا۔ اس کو ہمارے نبی کریم ﷺ نے پسند فرما کر قربانی کیا تھا۔ سفید رنگ کی بکری قربانی کرنا دو سیاہ بکریوں کے برابر درجہ رکھتی 1۔ ہے۔ قربانی کی بڑی فضیلت ہے۔ قربانی کا جانور قیامت کے دن ترازو واعمال میں ڈالنے کے لئے لایا جائے گا۔ جو سینگوں بالوں کھروں پائوں گوشت ہڈیوں خونوں گوبر وغیرہ سمیت حاضر ہوگا اور اسکو دگنا کر کے ترازو اعمال میں ڈالا جاوے گا۔ اور ہر بال کے عوض نیکیاں دی جایئں گی۔ قربانی ضرور کرنی چاہیے۔ جو شخص قربانی باوجود وسعت مالی کے نہ کرے ایسے بخیل کو عید گاہ میں جانا جائز نہیں۔ قربانی کرنا ایسا عمل ہے۔ کہ اس کو زبح کرنے سے جو خون نکلتا ہے۔ اس کے پہلے قطرے سے ہی تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے دربار قبولیت میں وہ خون پہنچتا ہے۔ گوشت وغیرہ تو قربانی کرنے والے اور دوسرے لوگ کھا جاتے ہیں۔ قربانی میں جو اخلاص اور تقویٰ اختیار کیا جاتا ہے۔ وہ درگاہ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔ ایسی قربانی جو درگاہ الٰہی میں قبولیت کو پہنچ گئی۔ دن قیامت کے دوزخ کے سامنے ڈھال کا کام دے گی۔ اور اس قربانی دینے والے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہو جائے گی۔ تاکہ اس کو دوزخ کی آگ اور اس کی تپش نہ پہنچے۔ پھر جب لوگ پل صراط عبور کر کے جنت کو جایئں گے۔ تو یہ قربانی اپنے مالک کیلئے سواری بن

جائے گی۔ اس لئے خوب موٹا فربہ جانور خرید کر قربانی کرو۔ اور وہ جانور عیوب

1۔ اس کا حوالہ ضروری ہے۔ (ادارہ)

مصروحہ سے پاک ہو۔ اور وہ عیوب یہ ہیں جو درج زیل ہیں۔

1۔ جس جانور کے کان اوپر کی جانب سے کٹے ہوں۔

2۔ جس کے نیچے کی جانب سے کٹے ہوئے ہوں۔

3۔ جس کے چرے ہوے ہوں درازی میں

4۔ جس کے کان میں سوراخ ہو گلائی میں

5۔ جس کا نصف یا زیادہ سینگ کان اندرونی حصہ سے چلا گیا ہو۔

6۔ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

7۔ اندھا کانا بھینگا جس کا کانا پن اور بھینگ صاف نمایاں ہو۔

8۔ بیمار جانور جس کی بیماری صاف ظاہر ہو۔

9۔ لاغر اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

10۔ جس جانور کا کان جڑ سے اکھاڑ گیا ہو۔

11۔ جس کا سینگ جڑ سے نکل گیا ہو۔

12۔ کمزور جو ریوڑ کے ساتھ چل نہ سکے۔

13۔ جس جانور کو کھجلی ہو وہ بھی درست نہیں۔

14۔ اور جو تھن 2 کٹا ہو۔ وہ بھی درست نہیں۔

ان عیوب کے علاوہ کوئی عیب ہو۔ مثلاً دانت موٹا ہو یا دم کٹی ہو۔ وغیرہ تو ایسے جانور کے ناجائز ہونے کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔ کہ یہ عیوب کسی دلیل سے ثابت نہیں ہیں۔ ہاں اگر کوئی ایسا شخص ایسا جانور پسند نہ کرے۔ اور اس سے بہتر جانور بالکل بے عیب تلاش لے تو یہ افضل ہے لیکن یہ شرطیں ہر جانور کیلیئے ہیں۔ کہ وہ دو دانت ہو۔ اس سے کم عمر کا جائز نہیں۔ ہاں اگر میسر نہ ہو تو بھیڑ کا جزعہ ایک سال کا جائز ہے۔ مسنہ ہونے سے پہلے کی عمر سال یا سال سے زیادہ ہو۔ تو وہ جزعہ کہلائے گا۔ بہر حال ان تمام عیوب سے پاک جانور قربانی کیلیئے مشروع ہے۔ ہاں اگر قربانی کے خریدنے کے بعد ان عیوب سے کوئی عیب پیدا ہو تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ اس کی قربانی 3 جائز ہے۔ جو جانور قربانی کیلیئے نام زد ہو کر معین ہو۔ تو اس کا بدلنا اور بیچنا جائز نہیں ہے۔ اگر قربانی کا جانور وقت سے پہلے ہی بیمار ہو کر قریب ہلاکت کے ہو جائے تو اس کو زبح کر کے مسکین کے حوالے کر دے۔ نہ خود کھائے اور نہ اپنے اہل وعیال کو کھلائے۔ اگر گابھن جانور قربانی کیا تو جائز ہے۔ اس کے پیٹ سے جو بچہ نکلا اگر زندہ ہو تو زبح کر لے۔ اگر مردہ ہو تب بھی اس کا کھانا جائز ہے۔ اگر کوئی جانور بمہ بچے کے

خریدا تو اس جانور کو بمعہ بچے کے زبح کرنا چاہیے۔ قربانی نماز سے پہلے زبح کرنی منع ہے۔ اگر نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی زبح کی تو قربانی نہ ہوگی۔ اُس کو قربانی دوبارہ کرنی پڑے گی۔ اور قربانی عیدگاہ میں کرنی سنت ہے۔ اور گھروں۔

2۔ تھن کٹا ایسا عیب نہیں ہے۔ جس سے حدیث میں ممانعت آئی ہو۔ آپ کی نظر میں کوئی حدیث ہو تو ملاحظہ فرمایئے۔ (حافظ عبد القادر)

3۔ فیہ نظر (حافظ عبد القادر)

میں جائز ہے۔ امام الجماعت کو چاہیے کہ عیدگاہ میں اپنی قربانی سب سے پہلے زبح کرے۔ پھر دوسرے لوگ قربانیاں زبح کریں۔ اگر کسی نے امام الجماعۃ 3 س پہلے قربانی زبح کر لی تو اس کی قربانی نہ ہوگی۔ اس کو دوبارہ قربانی کرنی پڑے گی۔ (نیل الاوطار)

قربانی اپنے ہاتھ سے زبح کرنا سنت ہے۔ خواہ عورت ہو۔ اگر ہاتھ سے زبح نہ کرسکے۔ تو قربانی کے پاس حاضر ہو کر اس پر اپنا ہاتھ رکھے یا اس کو پکڑے اگر کئی اشخاص ایک قربانی میں شریک ہوں۔ تو سب اس قربانی کو پکڑیں کوئی اس کی ٹانگ پکڑے کوئی ہاتھ پکڑے کوئی سینگ اور زبح کرے۔ لیکن تکبیر سب شرکاء پکاریں یہ طریقہ مسنون ہے۔ ہاں اگر عورت شریک ہو 2 تو صرف پاس کھڑی ہو جائے اور چھری پہلے تیز کر کے رکھنی ضروری ہے۔ جانور کے سامنے چھری تیز کرنا جائز نہیں اور کسی جانور کو کسی دوسرے جانور کے سامنے زبح کرنا جائز نہیں۔ اور جانور کو قربان گاہ میں نہایت عزت اور وقار کے ساتھ لے جانا چاہیے۔ بُری طرح کھینچ کر لے جانا منع ہے۔ جب قربانی کا ارادہ ہو تو شروع چاند سے قربانی کے زبح تک حجامت کرانی منع ہے۔ اور جو غریب مسکین قربانی نہ کر سکتا ہو۔ وہ بھی حجامت سے باز رہے۔ جب لوگ قربانیاں کر کے حجامتیں کروایئں تو وہ بھی حجامت بنوائے۔ اور یہ نیت کرے۔ اگر اللہ مجھے توفیق دیتا تو میں بھی قربانی ضرور کرتا۔ اس کو قربانی کا ثواب مل جائے گا۔

قربانی کا جانور سینگ دار کرنا بے سینگ سے افضل ہے۔ اور جو قیمت میں گراں خریدا گیا وہ سستے خریدے ہوئے سے بہتر ہے۔ اور خصی جانور۔ بلا خصی سے بہتر ہے۔ میت کی طرف سے بھی قربانی کرنی جائز ہے۔ قربانی زبح کرنے والا پہلے یہ دعا پڑھے۔ جب قربانی جانور قبلہ کی طرف لٹایا جائے تو یوں کہے۔

إِنِّي وَجَّهتُ وَجهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّماوَاتِ وَالأَرضَ عَلَى مِلَّةِ إِبرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ المُشرِكِينَ . قُل إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرتُ وَأَنَا أَوَّلُ المُسلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنكَ وَلَكَ

اب آگے قربانی کرنے والا اپنا نام اور اپنے شرکاء کا نام اور اپنے اہل و عیال کا نام لے کر بسم اللہ۔ اللہ اکبر۔ کہہ دے مثلاً اگر راقم الحروف اپنے شرکاء کے ہمراہ قربانی کرے تو یہ کہے گا۔

یہ طریقہ مسنون ہے۔

1 امام الجماعت سے پہلے نہیں بلکہ حدیث میں تو قبل از نماز کا زکر ہے۔ قبل از امام کا زکر نہیں (سعیدی)

2۔ اگر قربانی گھر میں کرے تو عورت پاس کھڑی ہو سکتی ہے۔ اور پکڑ بھی سکتی ہے۔ اگر کسی اور جگہ کرے جہاں غیر محرم مرد ہوں تو وہاں عورت کا جانا یا پکڑنا ضروری نہیں اگر بالکل پاس ہی نہ جائے تو قربانی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (سعیدی)

اور قربانی سنت واجبہ ہے۔ کہ آپ ﷺ مدینہ میں دس سال مقیم رہے۔ تو ہمیشہ قربانی کرتے رہے۔ قربانی کا جانور وقت سے پہلے کچھ عرصہ خرید رکھنا اور اس کی پرورش کرنا اور اس کو فربہ کرنا افضل ہے۔ قربانی حلال اور طیب مال سے خریدنی ضروری ہے۔ اگر قربانی میں ایک روپیہ حرام کا شامل ہو گیا۔ تو قربانی مردود ہے۔ اسی طرح قربانی میں شریک ہونے والے افراد سب متقی۔ نمازی۔ موحد ہونے ضروری ہیں۔ اگر ان میں کوئی شخص حرام کار۔ حرام خور۔ کافر۔ مشرک۔ بے نماز۔ کافر وغیرہ بے دین شامل ہوا۔ تو قربانی سب کی مردود 1 ہو جائے گی۔

قرآن میں ہے۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کی قربانی و نیک عمل قبول کرتا ہے۔

یہ اصول اس وقت کا مقرر کردہ ہے۔ جس کو قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔ جب کہ ہابیل اور قابیل کی قربانی کا مقابلہ ہوا تھا۔ حرام مال والا متقی نہیں ہے۔

حدیث میں ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک مال پاک عمل کو قبول کرتا ہے۔

مشکواۃ میں یہ حدیث ہے اگر کسی شخص نے دس روپے کا کوئی کپڑا خریدا ایک روپیہ ان میں حرام مال کا تھا۔ باقی تو حلال تھے۔ اب اگ اس نے اس کپڑا کو پہن کر نماز پڑھی تو جب تک وہ بدن پر رہا۔ تب تک نماز نہ ہوگی جب ایک حرام کے روپے نے نو روپیہ حلال بے کار کردیا تو قربانی میں سات 2 اشخاص میں سے ایک کا روپیہ حرام کا ہے۔ تو وہ باقی لوگوں کے حلال مال کو بیکار کردے گا۔ اور قربانی قبول نہ ہوگی۔

(تنظیم اہل حدیث جلد 26 ش 20) (مولنا عبدالقادر حصاری مرحوم)

هٰذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 13 ص 61-65